السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ حاقہ میں آیا ہے:

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ --سورة الحاقة 17

مستدرک حاکم میں صحیح سند سے آیا ہے کہ اب اللہ تعالی کا عرض چار فرشتے اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اور قیامت کے دن چار بڑھا کر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے اور ابن جریر میں ابوزید سے مرفوعا روایت ہے:

«یحملہ الیوم ویوم القیمة ثمانیة»

حاشیہ جامع ص 485)اور ابوداؤد مع عون المعبود ص 369 میں ہے)

«ثم فوق ذالک ثمانیة اوعال بین اظلافہم ورکبہم مثل ما بین سماء الی سماء ثم علی ظہورہم العرش۔»

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کا عرش اب آٹھ فرشتوں کی پشت پر ہے اور پہلی دو آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ دونوں کی تطبیق کیا ہے۔؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابوداؤد کی حدیث میں یہ تصریح نہیں کہ آٹھ فرشتوں کی پٹھ پر عرش ہے مگر جب دوسری صحیح روایتوں میں چار کی تصریح ہے تو ضمیر سے مراد بعض ہوں گے پس اب کوئی مخالفت نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص160

محدث فتویٰ